اچھا شوہر

سیرین صالحہ ٥

ہمارے معاشرے میں عموماً حقوق الزوجین کے بارے میں جب بھی گفتگو کی جاتی ہے' بیوی کے فرائض تک محدود رہتی ہے۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ مردوں کو ان کے فرائض سے آگاہ کیا جائے اور بیویوں کے حقوق کی ادائیگی پر ابھارا جائے' جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے' اور میں تم سب لوگوں سے زیادہ اپنے گھر والوں کے حق میں بہتر ہوں۔

زیر نظر مضمون میں بعض ایسے مشورے دیے گئے ہیں جو مسلمان مردوں کو نبی کریمؐ کی اس حدیث کے مصداق بہتر شوہر بننے میں مدد دیں گے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بھی تکمیل ہو گی: وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ج (النساء ۴:۱۹) ان (بیویوں) کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی بسر کرو۔

۱۔ تمام معاملات میں عموماً اور گھر والوں کے ساتھ خصوصاً خدا ترسی کی روش اختیار کرنا۔

۲۔ یہ ہمیشہ یاد رکھنا کہ گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک اللہ سے قربت کا ذریعہ ہے۔

۳۔ اللہ کی اطاعت کے معاملے میں بیوی کے ساتھ تعاون کرنا' دعوت دین کا کام کرنے کے لیے اسے بخوشی باہر نکلنے کی اجازت دینا' اور اس وجہ سے اپنے کچھ حقوق پر زد پڑے تو پروا نہ کرنا۔

۴۔ ان صفات کو اپنانا جو بحیثیت مرد اور "قوام" ضروری ہیں' مثلاً سچائی اور امانت' اچھی قیادت' ذمہ داری کا احساس۔

۵۔ "قوام" کا صحیح مفہوم سمجھ کر اسے اپنانا' یعنی اچھی قیادت اور ذمہ داری کا احساس تو ہو لیکن زبردستی اپنا کنٹرول قائم کرنے کے بجائے نرمی اور مہربانی کے ساتھ گھر کا نظام چلایا جائے۔

۶۔ بیوی کے رازوں کی حفاظت کرنا۔

۷۔ غیرت و حمیت کا جذبہ ہو' لیکن بدگمانی اور خوامخواہ شکوک و شبہات میں نہ پڑنا۔

---

٥ رکن' بیٹھک اسکول کمیٹی' لاہور

۸۔ اپنے وقت میں سے کچھ حصہ ضرور بیوی کے ساتھ بیٹھنے' ہنسی مذاق اور دل لگی کے لیے مخصوص رکھنا۔

۹۔ بیوی کو محبت' نرمی اور اچھے ناموں سے پکارنا جو اس کو پسند ہوں۔

۱۰۔ اس کے حسن کی' خوبیوں کی تعریف کرنا۔

۱۱۔ خوشی کے چھوٹے چھوٹے مواقع کو فراموش نہ کرنا۔ شادی کی سالگرہ یا بیوی کی سالگرہ کا دن ہو' یا اس طرح کا کوئی اور موقع ہو' اسے یاد رکھ کر تحفہ دینے کا اہتمام کرنا۔

۱۲۔ بیوی کے ساتھ ہمیشہ دوستی اور نرمی کا رویہ رکھنا۔ اپنے مطالبات کو اس طرح پیش کیا جائے کہ وہ حکم سمجھ کر مجبوراً تعمیل نہ کرے بلکہ برضا و رغبت کرے۔

۱۳۔ اس کے ساتھ ہمدردی اور نرمی کے رویے کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھنا۔

۱۴۔ اسے شریک زندگی سمجھ کر ہر معاملے میں مشورہ لینا' مستقبل کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے یا کوئی بھی منصوبہ بناتے ہوئے اس کی رائے لینا۔

۱۵۔ اسے یہ احساس دلانا کہ آپ اس پر اعتماد کرتے ہیں اور وہ آپ کی رازدان ہے۔

۱۶۔ جو چیز وہ آپ کے سامنے پیش کرے اس کی تعریف کرنا' خواہ وہ معمولی یا روز مرہ کا معمول ہی کیوں نہ ہو۔

۱۷۔ اس کے جذبات و احساسات کو معمولی سمجھ کر نظرانداز نہ کرنا بلکہ اولین ترجیح سمجھ کر اہمیت دینا۔

۱۸۔ اس کے ہمراہ گھر سے باہر سیر و تفریح کے لیے جانا۔

۱۹۔ جب بھی اپنی کسی غلطی کا احساس ہو' معذرت کر لینا لیکن یہ سرسری یا بادل ناخواستہ نہ ہو بلکہ افہام و تفہیم کے لیے ہو۔

۲۰۔ آپ کی بیوی آپ کے لیے بنتی سنورتی ہے' آپ بھی اسے خوش کرنے کے لیے اپنی شخصیت پر توجہ دیں۔

۲۱۔ اس کی بیماری کے زمانے میں ہمدردی اور محبت کے ساتھ حوصلہ دینا' اسے اکیلا نہ چھوڑنا۔

۲۲۔ اگر وہ باہر سے کوئی ضرورت کی چیز منگوائے' خواہ وہ معمولی ہی ہو' لانا ہرگز نہ بھولیں۔

۲۳۔ گفتگو میں نرمی اختیار کرنا۔ بحث کی صورت میں صحیح نقطۂ نظر کو تسلیم کر لینا اگرچہ وہ آپ کی رائے کے برعکس ہو۔

۲۴۔ سفر یا کسی اور صورت میں بیوی سے دور ہوں تو فون یا کسی اور ذریعے سے رابطہ رکھنا۔

۲۵۔ غیر حاضری کے بعد محبت اور خوش دلی کے ساتھ ملنا۔

۲۶۔ خندہ پیشانی اور مسکراہٹ کو اپنا وطیرہ بنائیں' خصوصاً گھر میں داخل ہوتے وقت اطلاع دے کر

اندر جائیں اور محبت اور خوشی کا اظہار کریں۔

۲۷۔ اگر بیوی کسی وجہ سے غمزدہ ہو تو اس کے اسباب جاننے اور انھیں دور کرنے کی فوری کوشش کرنا۔ اس کی تکلیف سے لاپرواہی ہرگز نہ برتنا۔

۲۸۔ حیض' حمل اور ولادت کے دنوں میں اس کی جسمانی حالت کے پیش نظر اس کے ساتھ رعایت کرنا۔ ان ایام میں اس کے ساتھ نرمی' صبر اور رحمت کا خصوصی معاملہ کرنا۔

۲۹۔ اپنی بیوی اور ماں کے درمیان پیش آنے والے معاملات میں سمجھ داری کا ثبوت دینا۔ آپ انھیں ایک دوسرے سے دور کرنے کا نہیں' بلکہ قریب لانے کا باعث ہوں۔

۳۰۔ اپنی بیوی پر تنقید نہ کرنا خصوصاً دوسروں کے سامنے۔ اس طرح اشارتاً بات کہیں کہ وہ آپ کا مطلب سمجھ جائے۔

۳۱۔ بیوی گھر کی منتظم ہوتی ہے۔ گھر کے نظم و نسق یا اس کے طریقۂ کار پر تنقید نہ کرنا اور اس کا کسی اور سے موازنہ بھی نہ کرنا' مثلاً اپنی والدہ یا دوست کی بیوی سے۔

۳۲۔ اس کے ماں باپ کا احترام کرنا اور انھیں اپنے والدین کا رتبہ دینا۔

۳۳۔ اس کے گھر والوں اور اس کی سہیلیوں کی عزت کرنا۔

۳۴۔ حکمت اور برداشت سے کام لیتے ہوئے تمام مشکلات اور معاملات خوش اسلوبی سے نبھانا۔

۳۵۔ ہمیشہ کوشش کرنا کہ مشکلات و مسائل اندرون خانہ ہی حل ہو جائیں' کسی اور سے مشورہ کرنے کی نوبت نہ آئے۔ کبھی بھی بیوی کی شکایت کسی سے نہ کرنا' خواہ اس کے گھر والے ہی ہوں۔

۳۶۔ ازدواجی زندگی کے مسائل میں اپنے یا اس کے والدین کی طرف رجوع نہ کرنا کیونکہ وہ فطری طور پر اپنے بیٹے یا بیٹی سے زیادہ انسیت رکھتے ہیں۔ آپ دونوں کے مسائل کے حل کے لیے جو بھی مدد کرے' محبت اور رحمت کے جذبے ہی سے کرے۔

۳۷۔ چھوٹے چھوٹے روز مرہ گھریلو معاملات میں غصے سے پرہیز کرنا' جذبات پر قابو رکھنا' اشتعال میں نہ آنا' حد سے تجاوز نہ کرنا۔

۳۸۔ گھر کا نظم و نسق قائم رکھنے میں بیوی کی مدد کرنا۔ اگر کسی وقت وہ گھر کی صفائی یا تزئین و ترتیب میں مصروف ہو تو مہمانوں کو مدعو نہ کرنا۔

۳۹۔ اس کے فرائض کی ادائیگی میں مدد دینا اور اس کا بوجھ ہلکا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنا۔ یہ مختلف طریقوں سے ہو سکتا ہے' مثلاً بچوں کے ساتھ بیٹھنا' گھریلو کاموں میں ہاتھ بٹانا' خریداری میں مدد' بھاری چیزیں اٹھانا وغیرہ۔

۴۰۔ بیوی کے مہمانوں کی آمد کی صورت میں مہمان نوازی میں مدد تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت ان کے ساتھ بیٹھ سکے (ماخوذ: ہفت روزہ المجتمع 'کویت' ۱۴ جون ۱۹۹۹)۔